حضرت حاجی عبدالوہاب...... دعوت وتبلیغ کی عالمی تحریک

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

تبلیغی جماعت کے امیر حاجی عبدالوہاب صاحب بھی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ حاجی عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری زندگی دین کی دعوت اور دین کی محنت کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ انہیں حضرت مولانا الیاسؒ، حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ اور دیگر اکابر کی صحبت اور خدمت کا شرف نصیب ہوا۔ وہ اکابر کے مزاج شناس تھے اور زندگی بھر ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلے اور ان کی روایات کے امین رہے۔

حضرت حاجی عبدالوہاب صاحبؒ 1922ء کو دہلی انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی علاقہ سہارنپور ہے۔ ہجرت کے بعد آپ پاکستان میں تحصیل بورے والا ضلع وہاڑی کے گاؤں چک 331 میں شفٹ ہوئے۔ آپ نے اسلامیہ کالج لاہور سے تعلیم حاصل کی۔ گریجویشن کے بعد آپ تحصیلدار کے طور پر نوکری کرنے لگے۔ 1944ء کو مرکز نظام الدین انڈیا میں بانی تبلیغ حضرت مولانا الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور چھ ماہ تک ان کی خدمت میں رہے۔ آپ کا روحانی تعلق حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ سے تھا۔ جوانی میں حاجی صاحب مجلس احرار کے سرگرم کارکن بھی رہے اور تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ مولانا محمد یوسف اور حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب کے ساتھ بھی رہے اور آپ نے دین کی محنت کے لیے اپنی نوکری بھی قربان کی۔ آپ پاکستان میں حاجی شفیع قریشی اور حاجی بشیر صاحب کے بعد تیسرے نمبر پر تبلیغی جماعت کے امیر مقرر ہوئے۔

حاجی عبدالوہاب صاحب کو اللہ رب العزت نے امت کی فکر اور درد و کڑھن کی جس کیفیت سے نوازا تھا وہ انہیں کا خاصہ تھا۔ ان کی فکر کا نتیجہ تھا کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں پھرے۔ اللہ رب العزت انہیں دین کی نسبت سے شرق و غرب اور شمال و جنوب تک لے گئے اور دنیا کا کوئی ایسا خطہ نہیں ہوگا جس کی فضاؤں میں حاجی عبدالوہاب صاحبؒ کی درد میں ڈوبی اور ایمان و یقین سے معمور دعوت کی آواز نہ گونجی ہو۔ حضرت حاجی عبدالوہاب صاحبؒ سے

اللہ رب العزت نے اپنے دین کی خدمت اور دعوت کا اتنا کام لیا جتنا کوئی بہت بڑی تحریک، کئی تنظیمیں اور بہت سے ادارے مل کر نہیں کر پاتے حاجی عبدالوہاب صاحب نے اتنا کام تن تنہا سرانجام دیا۔

مجھے بار ہا حاجی عبدالوہاب صاحب کی خدمت میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ جب بھی ملاقات ہوتی بہت شفقت اور محبت سے نوازتے۔ دادا جی حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ فرماتے۔ اکابر کی یادیں اور واقعات سناتے۔ میں نے کبھی بھی ان سے دنیا کے بارے میں کوئی بات نہیں سنی، مروجہ سیاست، حالات حاضرہ، کسی کی غیبت، کوئی مسئلہ...... کچھ بھی نہیں...... حاجی صاحب ہمیشہ صرف اللہ کے دین کی، آخرت کی اور دعوت کی بات کرتے، وقت لگانے کا مطالبہ کرتے۔ جب بھی حاضری ہوئی تو پیار اور شفقت بھرے انداز سے چپت مارتے۔ حاجی صاحب کی شخصیت اتحاد و یکجہتی کا استعارہ تھا۔ آپ کے وجود کی برکت سے امت بہت سے انتشار واختلافات اور فتنوں سے محفوظ تھی۔

حاجی صاحب رحمہ اللہ کو اللہ رب العزت نے بہت بڑا دل عطا فرمایا تھا۔ ان کی عالی ظرفی اور وسعت ظرفی کا یہ عالم تھا کہ ہر کسی کو ساتھ لے کر چلے، ہر کسی کا بازو پھیلا کر استقبال کیا، اپنے پرائے کی تمیز کیے بغیر ہر کسی سے شفقت و محبت کا مظاہرہ کیا۔ حاجی عبدالوہاب صاحب کے پاس دنیا بھر سے بادشاہ، نامی گرامی شخصیات، شہزادے اور جانے کون کون لوگ حاضر ہوتے رہے لیکن حاجی صاحب کبھی کسی کی دنیوی حیثیت، عہدے، اقتدار، شان وشوکت اور مال ودولت کو خاطر میں نہیں لائے۔ وہ ہر کسی سے ملتے تھے، ہر کسی کو احترام دیتے تھے، ہر کسی کو شفقت ومحبت سے نوازتے تھے لیکن پیمانہ صرف ایک تھا اور وہ دین تھا۔ وہ دین کی نسبت سے ملتے، وہ کلمے کی وجہ سے احترام کرتے، وہ ہر کسی کی آخرت سنوارنے کی فکر کرتے۔ حاجی عبدالوہاب صاحب کے قدموں میں دولت کے انبار لگے، کسی نے طیارہ پیش کیا، کسی نے گاڑی نذر کرنے کی کوشش کی، کوئی کوٹھیوں اور فارم ہاؤسز کی چابیاں لے کر آیا لیکن حاجی صاحب نے کچھ بھی قبول نہ کیا، کسی چیز کی طمع نہ کی، کسی چیز کا لالچ نہ رکھا ان کی سادگی، قناعت اور کفایت شعاری اپنی مثال آپ تھی۔

حضرت حاجی عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دور امارت میں دعوت وتبلیغ کی محنت کو بہت ترقی، بہت عروج، بہت وسعت اور بہت کامیابی ملی۔ اس سب کے اللہ رب العزت کے فضل وکرم کے بعد جہاں دیگر کئی اسباب ہیں وہیں حاجی صاحب کی امارت، ان کی فکر، ان کی شخصیت، جہد مسلسل کا بھی اس میں بڑا حصہ ہے۔ حاجی صاحب کو اللہ رب العزت نے جس تدبر، بصیرت اور حکمت ودانش سے نوازا تھا وہ دعوت وتبلیغ کے مبارک کام کے ساتھ اللہ رب العزت کی خصوصی نصرت اور رحمت کی نشانی تھا۔

آج حاجی صاحب تو چل بسے لیکن پوری امت کے لیے بالخصوص علماء کرام، تبلیغی جماعت کے ذمہ داران اور دنیا بھر کے مسلمانوں اور دعوت وتبلیغ اور مساجد ومدارس اور دینی تحریک اور جماعتوں کے وابستگان کے لیے حاجی صاحب کی رحلت ایک فکر مندی کا پیغام ہے کہ ہر درد دل رکھنے والا مسلمان اپنے عہد کی تجدید کرے، اپنے عزم کو تازہ کرے، اپنے اہداف کا پھر سے تعین کرے، اور ایک دوسرے کے شانہ بشانہ دین کی خدمت اور دعوت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے، جس طرح حاجی صاحب نے اپنی زندگی کے آخری لمحے تک اس بات کو سچ کر دکھایا کہ ''دین کا کام کرنا ہے ،کرتے کرتے مرنا ہے؛اور مرتے مرتے کرنا ہے'' اسی طرح امت کا ہر ہر فرد اس جذبے کو لے کر نکلے اور دین کے غلبے اور دین کی خدمت کی جدوجہد میں شریک ہو جائے......اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو......آمین

بقیہ: مولانا سمیع الحق شہید

حضرت مولانا محمد محسن، حضرت مولانا نصیب علی شاہؒ (مہتمم المرکز الاسلامی بنوں)۔ مولانا حبیب اللہ حقانی (ناظم دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت)۔ حضرت مولانا حافظ ابن امین (مہتمم دارالعلوم تخت نصرتی)۔ استاذ المعقول والمنقول مولانا تاج محمد حقانی (مدرس دارالعلوم کاہی)۔ حضرت مولانا عبیداللہ چترالیؒ (مہتمم دارالعلوم تعلیم الاسلام باڑہ گیٹ' پشاور)۔ حضرت مولانا گوہر شاہ (مہتمم جامعہ اسلامیہ چارسدہ)۔ حضرت مولانا غلام محمد (ناظم جامعہ اسلامیہ) شیخ الحدیث حضرت مولانا ادریس حقانی' (ترنگزئی استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)۔ حضرت مولانا بدر منیر صاحب (مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن بٹ خیلہ)۔ حضرت مولانا صبغۃ اللہ حقانی، (مہتمم مدرسہ ہاشمیہ کوئٹہ)۔ حضرت مولانا خیر محمد، (جامعہ خیر المدراس کوئٹہ)، حضرت مولانا سید عبدالباری آغا' (سابق صوبائی وزیر مذہبی امور بلوچستان)، حضرت مولانا عصمت اللہ' (سابق وزیر خزانہ بلوچستان)۔ حضرت مولانا نصیب خان صاحب (استاد حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)، حضرت مولانا سیف اللہ حقانی (رئیس دارالافتاء حقانیہ)، حضرت مولانا الطاف الرحمان بنوی (استاد حدیث جامعہ امداد العلوم پشاور)، حضرت مولانا نثار اللہ حقانی (مہتمم دارالعلوم اضاخیل)، حضرت مولانا قاضی فضل اللہ صاحب (سابق ایم این اے چھوٹا لاہور) کے علاوہ کئی ہزار افغان فضلاء مجاہدین وشہداء شامل ہیں۔

اولاد واحفاد: مولانا حامد الحق فاضل ومدرس حقانیہ، مولانا راشد الحق فاضل ومدرس حقانیہ' وایڈیٹر ''الحق''۔ اسامہ سمیع' خزیمہ سمیع۔ اور پانچ بیٹیاں ہیں جن میں بڑی بیٹی شفیق الدین فاروقی مرحوم کے عقد میں، دوسری سید سلیمان داور گیلانی، تیسری مولانا عرفان الحق حقانی کے عقد میں ہیں، احفاد میں عبدالحق ثانی، محمد احمد، احمد محمد عمر، محمد معز الحق، محمد ارحم الحق، عمار شفیق، حذیفہ شفیق، محمد یحییٰ اور محمد حسنین شامل ہیں۔